

حیاتِ تبسم

قاضی محمد رمضان تبسم قلعہ داری

تعداد ۱۰۰۰ قیمت ۱/-

کلیدِ ادب

شائقین اردو۔ فارسی اور عربی کیلئے عمومًا شاعروں اخبار والوں اور طالب علموں کیلئے خصوصًا ایک لاجواب علمی تحفہ ہے نہایت مفید ہونے کے قیمت برائے نام ۲/ ۲ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

رودِ جہلم

وہ ہنگامہ خیز و سبق آموز نظم جو قاضی محمد رمضان صاحب تبسم تلہ داری ڈویژنل ایجوکیشنل کانفرس راولپنڈی کے تیسرے سالانہ جلسہ میں اکتوبر ۲۹ء کو بمقام جہلم پڑھی جسے سامعین نے بیحد پسند فرمایا تھا۔ شائقین کے اصرار پر اسے طبع کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۱/ دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

کُلیاتِ گوشہ نشیں

سیّد برکت علی صاحب گوشہ نشیں وزیر آباد کے اشعار کا مجموعہ ہے جو ۹۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے قیمت ۸/ جو کتاب کی صوری اور معنوی خوبیوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

ملنے کا پتہ

دارُالعلم۔ وزیر آباد (پنجاب)

ن در کے گداؤں میں بھی ہے شانِ شہاں پیدا

متبسّم ہو نہ ہرگز کثرتِ عصیاں سے تو نادم
خُدا نے کر دیا ہے غمگسارِ عاصیاں پیدا

شہِ یثرب صلی اللہ علیہ وسلم

اُمتیِ یثرب کا شیدا جو بشر ہو جائے گا
معدنِ اِسلام کا یکتا گہر ہو جائے گا
زیرِ پہلو ہے مدینہ کے لئے دِل بیقرار
اے خوشا وقتیکہ اس کا واں گذر ہو جائیگا
جلوہ گاہِ عشقِ احمدؐ بن گیا ہے میرا دِل
حشر کے دن بہرِ بخشش یہ سپر ہو جائیگا
ہمکنارِ آرزو ہوگا دلِ وحشت سرشت
نالۂ شبگیر جس دم با اثر ہو جائے گا
مُرغِ دِل پرواز کرجائے گا یثرب کی طرف
خوبیٔ قسمت سے گر یا بال و پر ہو جائے گا
میں نے دل کے خون سے سینچا ہے نخلِ آرزو
دیکھئے کب تک یہ پُر برگ و ثمر ہو جائے گا
بادۂ حُبِّ نبیؐ کا ساقیا! اِک جام دے
روزِ محشر اس کی مستی میں بسر ہو جائیگا

داستانِ عشقِ محشر میں نہ تم پوچھو کہ یہ
قصۂ فرصت طلب ہے مختصر ہو جائے گا

طالع بیدار جب ہو گا تبسّم کا رفیق!
گلشنِ یثرب کا وہ مرغِ سحر ہو جائیگا

شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم

چھپنا عاشق کی نگاہوں سے بہت دشوار ہے
میم کے پردے سے واقف طالبِ دیدار ہے
ہے تیری عظمت کی مے پُر شیشۂ لولاک میں
ہستیٔ کونین تیری ذات کا اظہار ہے
خود یتیمی میں پلا۔ پل کر جہاں پرور ہوا
تیرا دستِ فیض رشکِ ابر گوہر بار ہے
جذبۂ عشقِ محمدؐ نے دکھایا اپنا رنگ!
عرشِ اعظم گردِ راہِ احمدِؐ مختار ہے
کب پہنچ سکتا ہے واں تک توسنِ فکرِ رسا
اپنے دلبر سے جہاں حق مائلِ گفتار ہے
چشمۂ رُشد و ہدیٰ بطحا سے نکلا پھوٹ کر
جس سے صحرائے دو عالم رشکِ صد گلزار ہے
سوئے یثرب کھینچتی ہے مستیٔ صہبائے شوق

جب سے یہ کہا تو نے "میں غفّار ہوں تیرا"
ناکام نہ رہ جاؤں میں اے ساقیٔ الفت
دیوانہ و مستانہ و سرشار ہوں تیرا
ہو مجھ پہ نظر لطف و کرم کی مرے مولا
خو کردۂ غم، حاملِ اسرار ہوں تیرا
رحمت کی نظر کر، مجھے زحمت سے بچا لے
میں بندۂ ناچیز، گنہگار ہوں تیرا
مانا میں سراپا ہوں سیہ کار و خطا کار
لیکن میں سیہ کار و خطا کار ہوں تیرا
تیرا ہوں، تیرا در میں کہاں چھوڑ کے جاؤں
درماندہ و افتادہ و بے یار ہوں تیرا!
دُنیا میں بجز تیرے نہیں کوئی مددگار
ناکارہ و بیچارہ و بے کار ہوں تیرا
محرومِ تمنّا نہ میرا دستِ دُعا ہو
پروردۂ رحمت ہوں، نمکخوار ہوں تیرا
سرشارِ تبسّم دلِ ناشاد کو کر دے
مدّت سے تڑپتا ہوں میں بیمار ہوں تیرا

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ہُوا ہے آج محبوبِ خُدائے دو جہاں پیدا
خُدائے لم یزل کی قدرتوں کا راز داں پیدا
بچشمِ شوق جس کا منتظر تھا ہر گُلِ گلشن
گلستانِ جہاں کا وہ ہُوا ہے باغباں پیدا
زمین و آسمان سے یہ صدا آنے لگی پیہم
مُبارک ہو۔ ہُوا ہے آج سُلطانِ جہاں پیدا
بچھی اس وقت کُفرستانِ عالم میں صفِ ماتم
ہُوا دُنیا میں جس دم نغمۂ توحید خواں پیدا
ولادت کی خبر جب احمدِ مُرسل کی سُن پائی
جہاں کے بتکدوں میں ہوگیا شور و فغاں پیدا
قوافِل جو بھٹک کر رہ گئے دشتِ ضلالت میں
ہُوا ہے رہبری کو ان کی میرِ کارواں پیدا
اُٹھو! تر دامنوں! غوطے لگا کر پاک ہو جاؤ
خُدا نے کر دیا رحمت کا بحرِ بیکراں پیدا
نبی تک شافعِ محشر کے در پر ملتجی ہونگے
قیامت کو کرے گا وہ شفاعت کا سماں پیدا
خدائے پاک ہی بس جانتا ہے منزلت اسکی

سیّدُ الابرار صلی اللہ علیہ وسلم

صِدق سے پکڑے جو دامن سیّد الابرار کا
اُس پہ ہو جاتا ہے وا درِ بخششِ غفّار کا
ہاں پلادے ساقیا صہبائے عِشقِ مُصطفٰے
مجھ کو مستانہ بنا دے سیّد الاحرار کا
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ کہہ کے خودِ خلّاق نے
شان ظاہر کر دیا ہے احمدِ مختار کا
عرشِ اعظم پر بُلا کر خالقِ کونین نے
راز داں کس کو بنایا مخزنِ اسرار کا؟
آپ کے دم سے ہُوا منجُود عالم بو البشر
پاسِ عظمت کس قدر تھا یار کو خود یار کا
اے شہِ یثرب خدا را چارہ سازی کیجئے
حال ابتر ہو گیا ہے آپ کے بیمار کا
زِندگانی ہے میری وابستۂ دامانِ غم
کوئی بھی پرُساں نہیں ہے میرے حالِ زار کا
ہجر میں ہے دامنِ صبر و تحمل تار تار
سر میں سودا ہے اگر تو آپ کے دیدار کا
کھو چکا ہوں میں متاعِ عقل و دانش سربسر

کچھ مداوا کیجئے اس عاشقِ نادار کا!
جلوہ گاہِ آرزوئیم روضۂ پُر نورِ تست
میں ہوں پروانہ اسی شمعِ تجلّیِ بار کا
خُلد کی مجھ کو تمنا ہے نہ حوروں کی ہوس
میں ہوں شیدائی گدائے کوچۂ دلدار کا
رشکِ گلزارِ جناں بن جائے گی مرقد میری
اس پہ گر ہو جائے سایۂ آپ کی دیوار کا
آرزو ہے حشر کے دن پیش ربِّ ذوالمنن
"نام ہو میری زباں پر احمدِ مختار کا"
سوزِ عشقِ مصطفٰےؐ سے تیرا دل ہے بہرہ ور
اے تبسّم! لطف آتا ہے تیرے اشعار کا

خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم

قائلِ شانِ محمدؐ وہ بشر ہو جائے گا!
جو کہ لولاک لما سے بہرہ ور ہو جائے گا
ذرّۂ نورِ محمدؐ کے مقابل آفتاب
ماند پڑ جائیگا، افسردہ شرر ہو جائے گا
راز کی باتیں سُنا کر خود رہے سربستہ راز

ساقیٔ کوثر کے میخانے سے دِل سرشار ہے
میری جانِب شوق سے اے دیدۂ رضواں نہ دیکھ
کوچۂ احمدؐ کا ہمسر کب تیرا گلزار ہے!
رحمتِ حق سے ہو بیگانہ تبسّم کِس طرح
شافعِ محشر جب اس کا حامی و غمخوار ہے

رحمۃٌ اللعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

ہُوا ہے تاجدارِ کائناتِ بحر و بر پیدا
امام الانبیاء و ہادیِ جن و بشر پیدا
شبِ تاریک عصیاں چھا رہی تھی روئے ہستی پر
مٹانے کو جسے حق نے کیا نورِ سحر پیدا
رُسُل اور انبیا جس کی قیادت کے تھے شیدائی
ہماری رہنمائی کو ہُوا وہ راہبر پیدا
ہر اک شے بزمِ ہستی کی جُھکی تعظیم کی خاطر
ہُوا عالم میں جس دم احمدِؐ والا گہر پیدا
وفورِ نورِ ایماں سے زمانہ جگمگایا ہے
زمین و آسماں والو! ہُوا رشکِ قمر پیدا
جسے مہرِ منوّر ڈھونڈتا پھرتا تھا صدیوں سے
ہُوا تکمیلِ تاجِ انبیاء کو وہ گہر پیدا

نبوّت کی نگاہیں جس کی تھیں مشتاق مدت سے
ہُوا غارِ حرا سے ہے وہی پیغام بر پیدا
بجھے آتشکدے لرزے قصورِ قیصرو کسریٰ
ہُوا جب سرورِ کونین عبداللہ کے گھر پیدا
وہ دیکھو! چشمۂ رحمت اُبل آیا ہے بطحا سے
ہوا ہے رحمۃ اللعٰلمین خوش سِیَر پیدا
منایا جا رہا ہے جشنِ شادی اہلِ ایماں میں
نبوّت کی ولایت کا ہُوا ہے تاجور پیدا
زمیں سے آسماں تک غلغلہ صلِّ علیٰ کا ہے
مچی ہے دھوم عالم میں ہُوا خیر البشر پیدا
رسُول اللہ کی ہے شان کا لولاک آئینہ
ہُوا ہے اور نہ ہوگا کوئی ایسا مقتدر پیدا
مُبارک ہو تمہیں اے عاصیانِ مِلّتِ بیضا
ہُوا بہرِ شفاعت حق کا منظورِ نظر پیدا
شرابِ عشقِ احمدؐ کی جو مستی ساتھ لے جائے
نہ ہوگا اس کے دل میں روزِ محشر کچھ خطر پیدا
تبسمؔ جب سے پروانہ بنا شمعِ نبوت کا
ہُوا اس کی تمناؤں میں بھی زورِ اثر پیدا

خیر البشر کے نام پر جاں بھی نثار ہے
تیری نگاہِ لطف نے دی ہے صلائے عام
کب اس میں امتیازِ عراق و تتار ہے
وقتِ نزع بھی اُمتی لب پر تیرے رہا
اُمت سے اپنی کس قدر تجھ کو پیار ہے
جو ساغرِ الست میں پی تھی ازل کے روز
اس مے میں تیری شانِ ابد کا خمار ہے
میرے گناہ اگرچہ ہیں حد سے بڑھے ہوئے
تیری حنائتوں کا مگر کب شمار ہے
سرمایۂ سکوں ہوا سب نذرِ دردِ عشق
"ہجرِ رسولؐ میں میرا دل بے قرار ہے"
خُلقِ عظیم کے ہیں غلاموں کے ہم غلام
حسنِ عمل ازل سے ہمارا شعار ہے
ہے مصطفےٰؐ کی شانِ شفاعت کا وہ ظہور
کہتے ہیں جس کو لوگ کہ روزِ شمار ہے
محشر میں کیوں تبسم عاصی کی ہو نہ دھوم
عشقِ رسولؐ کا وہ جب سرمایہ دار ہے

(کتبۂ محمد یوسف ممتاز رقم وزیرآباد شہر)

مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۱۹ سرکلر روڈ لاہور۔ باہتمام ایم عبد المجید خان پرنٹر